کیا پیر گھمکول شریف کی روح اب مریدوں کے جنازہ میں آیا کرے گی ؟

سوال : معروف زندہ پیر گھمکول شریف کوھاٹ کی نمازِ جنازہ سے پہلے ایک ورق تقسیم ہوا جس میں مندرجہ ذیل عبارت مذکور تھی :

"بروز اتوار وقت مغرب نماز ۲۱ مارچ ۱۹۹۹ء قبلہ عالم کی روح پر فتوح کا اعلان !

جو آدمی میرے جنازے میں شرکت کریگا اس آدمی کی نمازِ جنازہ میں میری روح حاضر ہو گی !!

پیشکش : قاصد عارفین غلام ربانی قادری محمودی واہ کینٹ"

اس مسئلہ کی شرعی حیثیت نیز روح کے تصرف کے بارے میں مفصل بیان کریں۔ السائل : خادم حسین پردیسی کھاریاں۔

جواب : یہ عقیدہ فاسد اور قولِ کاسد ہے۔ اس قسم کے ابلیسی تصرفات اور شیطانی افعال قبوری مذہب کی بنیاد ہیں۔ یہ لوگ پہلے ایک شرکیہ اور کفریہ عقیدہ گھڑتے ہیں۔ پھر اسکو مدلل بنانے کیلئے جھوٹے خود ساختہ قصے، کہانیاں اور جھوٹی حکایات کا سہارا لیتے ہیں۔ اس قسم کی ہفوات، ترھات اور خرافات کا دین اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ کتاب و سنت کے ساتھ کھلی بغاوت ہے۔ ان کے نزدیک اولیاء اور بزرگوں کی روحوں کا دنیا میں آنا، لوگوں کی مشکلات حل کرنا، انکے ظاہری اور باطنی حالات سے واقف ہونا، ایک مردے کا دوسری قبر میں منتقل ہونا، انبیاء کا قبروں میں اپنی ازواج کے ساتھ شب باشی کرنا، مردے کا اپنے عزیزوں کے ہاں پیغامات بھیجنا ایک آن میں لاکھوں جگہ حاضر ہونا، ہر پکارنے والے کی پکار سننا پھر اسے کچھ عطا کر دینا وغیرہ بنیادی عقیدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اور دیوبندی فرقے کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ جیسا کہ مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندی ایک بزرگ کی "حکایت" لکھتے ہیں۔ کہ ... "ایک صاحب کشف حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے۔ بعد فاتحہ کہنے لگے کہ بھائی یہ بزرگ کون ہیں بڑے دل لگی باز ہیں۔ جب میں فاتحہ پڑھنے لگا مجھ سے فرمانے لگے کہ جاؤ فاتحہ کسی مردہ پر پڑھیو۔ یہاں زندوں پر فاتحہ پڑھنے آئے ہو یہ کیا بات ہے۔ جب لوگوں نے بتلایا کہ یہ شہید ہیں" (ارواح ثلاثہ : ۲۲۳)

مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندی پہلے یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ سید احمد بریلویؒ اتنے پڑھے لکھے نہیں تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ پشاور کے کچھ علماء نے سید صاحب سے امتحان کی غرض سے سوال کیے۔ آپ نے برجستہ جواب دیئے۔ تو اس بات پر حاضرین کو تعجب ہوا تو" فرمایا کہ جب یہ لوگ آئے تو میں نے حق تعالیٰ سے دعا کی، اے اللہ ! مجھ کو رسوا نہ کیجیو۔ حق تعالیٰ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ بو علی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو حکم دیا کہ جواب میں اعانت کرو۔ چنانچہ امام صاحبؒ کی روح میرے داہنی طرف تھی اور شیخ کی بائیں طرف جو وہ کہتے تھے میں کہہ دیتا تھا" (قصص الاکابر : ۲۹)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں "بزرگوں کے برکات یعنی تصرفات کا ذکر چلا تو فرمایا : کہ اس باب میں ارواح کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں، بعض کو تصرف عطا ہوتا ہے بعض کو نہیں.......... الخ (الافاضات الیومیہ : ۱۰ / ۱۰۷- ملفوظ نمبر ۸۸)

تو اس قسم کی خرافات باطل نظریات اور فاسد عقائد سے دیوبندی اکابرین کی کتابیں بھی بھری پڑی ہیں۔ بریلوی اور دیوبندی روحوں کے بارے تصرفات کے دونوں قائل ہیں۔ جبکہ حنفی مذہب کی معتبر کتابوں میں ایسے فاسد عقائد کا رد موجود ہے۔

ابن نجیم حنفیؒ جنہیں حنفی مذھب میں ابو حنیفہ ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :

"قال علماء نا: من قال "أرواح المشائخ حاضرة تعلم يكفر"

"ہمارے علماء نے کہا ہے جو شخص یہ کہے کہ مشائخ (بزرگوں) کی روحیں حاضر ہیں اور جانتی ہیں وہ کافر ہے"

(البحرالرائق : ۵ / ۱۲۴) (الفتاوی البزازیہ : ۳۲۶)

شیخ صنع اللہ حنفیؒ نے اپنی کتاب میں قرآن وسنت کے دلائل پیش کر کے ان لوگوں کا رد کیا ہے، جو اولیاء کی زندگی میں یا مرنے کے بعد بطور کرامت ان کے تصرفات کے قائل ہیں لکھتے ہیں "یہ سارے اور ان جیسے دوسرے دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مردے سے حس وحرکت کٹ جاتی ہے۔ ان کی روح روک دی جاتی ہے انکے اعمال میں کمی بیشی کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ ان دلائل سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کے لئے تو درکنار مرنے والا اپنی ذات کے بارے میں بھی تصرف کا اختیار نہیں رکھتا ہے۔ جب وہ خود حرکت سے عاجز ہے تو دوسرے کے لئے تصرف کیسے کر سکے گا؟ اللہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں کہ روحیں اس کے پاس ہیں یہ ملحد کہتے ہیں کہ روحیں گھومتی پھرتی ہیں۔(**قل أأنتم أعلم أم الله**؟) نبی کریم ﷺ "آپ کہہ دیجئے : کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے؟"(بحوالہ فتح المجید : ۱۶۶)

پیر صاحب مذکور کی زندگی میں انہیں جب تک کسی انسان کی وفات کی خبر نہیں دی جاتی تھی۔ اس وقت تک تو ان کو پتہ نہیں چل سکتا تھا۔ جب فوت ہو گئے تو روح کے بارے علم غیب کا دعوی کر دیا۔ زندگی میں تو مریدوں کی نماز جنازہ میں نہیں جاتے تھے۔ وفات کے بعد انکے جنازہ میں اپنی روح کی شرکت کا دعوی کر دیا؟ مزید اس میں یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ مرنے کے بعد پیر صاحب کی روح نے کیسے اعلان کیا؟ کیا انکی روح واپس جسم میں آگئی تھی؟ یا علیحدگی کی حالت میں ہی علان کر دیا؟ روح کا یہ اعلان کس نے سنا؟ کس طرح سنا؟ جب کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں : (**یسئلونک عن الروح، قل الروح من امر ربی**) ترجمہ : " اے نبیؐ! وہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے روح کا تعلق میرے رب کے حکم کے ساتھ ہے "یا یہ کہ انکی نماز جنازہ میں سادہ لوح مریدوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت پر آمادہ کرنے کیلئے یہ ڈھونگ رچانے کا اهتمام کیا گیا؟ دیکھیے..... یہ کیسا اور کتنا باطل عقیدہ ہے!!!

واضح رہے علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اللہ کی ذات کے علاوہ کسی نبی، ولی، پیر، فقیر کے بارے میں یا اسکی روح کے بارے میں علم غیب کا دعوی کرنا کفر ہے :

جیسا کہ ملا علی قاری حنفیؒ لکھتے ہیں : "ثم اعلم: أن الانبياء عليهم الصلاة والسلام لم يعلموا المغيبات من الأشياء الا ما علمهم الله تعالى أحياناً وذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقاد أن النبي ﷺ يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى : (قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب الا الله" ....كذافي المسايرة"

"پھر جان لو انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام غیبی چیزوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہیں صرف وہی کچھ جانتے ہیں جو کبھی کبھار اللہ تعالیٰ انکو بتا دیتے ہیں۔ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبی کریم ﷺ علم غیب جانتے ہیں تو علماء حنفیہ نے اسکو صراحۃً کافر قرار دیا ہے (کیونکہ اسکا یہ عقیدہ) اللہ تعالیٰ کے فرمان (**قل لایعلم من فی السموات والأرض الغیب الاالله**) کے معارض ہے جیسا کہ مسایرہ میں ہے"(شرح الفقہ الاکبر : ۲۲۵) اور (الموضوعات الکبری : ۳۲۶)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ لکھتے ہیں :" من يعتقد ان النبي ﷺ يعلم الغيب فهوكافر لان علم الغيب صفة من صفات الله " یعنی جو یہ اعتقاد رکھے کہ نبی کریم ﷺ علم غیب جانتے ہیں وہ کافر ہے۔ کیونکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ایک صفت ہے۔" (مرأة الحقيقة : ۱۸ مطبوعہ مصر بحوالہ اکمل البیان فی تأیید تقویۃ الایمان بجواب اطیب البیان ص ۴۲۲ از حافظ عزیز الدین مراد آبادیؒ)

ایک اور شہادت بھی سنئے : "رجل تزوج امرأة بغير شهود فقال الرجل والمراة : خدارا وپيغمبر راگواه كرديم قالو ايكون كفرا لانه اعتقد ان رسول ﷺ يعلم الغيب وهوماكان يعلم الغيب حين كان فى الاحياء فكيف بعدالموت"

ترجمہ : "آدمی نے کسی عورت سے بغیر گواہوں کے شادی کی مرد اور عورت نے کہا ہم اللہ اور اسکے رسول کو گواہ بناتے ہیں علماء کہتے ہیں کہ یہ بات کہنے کی وجہ سے وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اسکا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ غیب جانتے ہیں جب آپ ﷺ زندہ تھے اس وقت غیب نہیں جانتے تھے تو موت کے بعد کیسے جان سکتے ہیں؟" (الفتاوی القاضی خان : ۴/۴۶۸-۴۶۹)(الفتاوی التاتارخانیہ : ۵/۴۷۶-۴۷۷)

اگر نبی کریم ﷺ اپنی زندگی میں یا فوت ہونے کے بعد غیب نہیں جانتے ہیں تو ایک پیر کی روح کو کسی انسان کے فوت ہونے کی خبر کیسے ہو جائے گی؟۔

اگر مشرک یہ کہیں کہ یہ پیر صاحب کی روح کی کرامت ہے تو شیخ صنع اللہ حنفیؒ یوں رد کرتے ہیں : "وأما اعتقادهم ان هذه التصرفات لهم من الكرامات ،فهومن المغالطة، لأ ن الكرامة شى ء من عندالله يكرم به اوليا ء ه ، لاقصدلهم فيه ولا تحدى ، ولاقدرة ولاعلم ،كمافى قصة مريم بنت عمران ، واسيد بن حضير ، وأبى مسلم الخولانى "۔

ترجمہ : ان (مشرکوں) کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ تصرفات اولیاء کی کرامات ہیں تو یہ مغالطہ ہے۔ کیونکہ کرامت ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس سے اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کی عزت و تکریم کرتا ہے۔ اس کرامت کے بارے میں اولیاء کا نہ قصد ہوتا ہے نہ ہی مقابلہ کا دعویٰ نہ ہی قدرت اور نہ ہی علم ہوتا ہے جیسا کہ مریم بن عمران، اسید بن حضیر اور ابو مسلم خولانی کے قصہ میں ہے" (فتح المجید ص۱۶۶)

حنفی مذہب کے معتبر فتاویٰ میں لکھا ہے : " والكرامة تحصل من غير اختيارهم بدون سبق دعواهم" کرامات کا حصول اولیاء کے اختیار میں نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ ہی انکو پہلے اسکے بارے دعویٰ ہوتا ہے" (الفتاوی التاتارخانیہ : ۵/۵۳۲)

پھر کرامت تو ولی کامل کی ہوتی ہے پیر صاحب تو بد عقیدہ اور مشرک تھے ساری زندگی شرک و کفر کی ترویج و اشاعت میں گزار دی، زندگی میں تو ایسا کارنامہ نہ دکھا سکے لیکن مرنے کے بعد روح کا علم غیب اور دنیا میں آنے جانے کا دعویٰ کر دیا۔

جب کہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو بتادے۔

(قل لا املك لنفسى نفعاولاضراالا ما شاء الله ولوكنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما مسنى السوء ان انا الانذير وبشير لقوم يومنون) (سورة الاعراف :۱۸۸)

ترجمہ : آپؐ کہہ دیجیے کہ میں اپنی ہی ذات کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی جتنا اللہ چاہے۔ اگر میں غیب کو جانتا ہوتا تو اپنے لیے بہت سا نفع حاصل کر لیتا اور کوئی تکلیف مجھ پر واقع نہ ہوتی، میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں"۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں :

"من حدثك انه يعلم الغيب فقد كذب ، وهو يقول: (لا يعلم الغيب الا الله)"

ترجمہ : جو تجھے یہ بتائے کہ محمد ﷺ غیب جانتے ہیں وہ جھوٹا ہے جب کہ آپؐ فرماتے ہیں اللہ کے سوا غیبؔ کی باتوں کو کوئی نہیں جانتا" (البخاری مع الفتح : ۱۳/ ۳۶۱)

ایسے ہی حضرت ابو ھریرہؓ سے اس عورت (ام مجن) کے نماز جنازہ کے قصہ کے بارے میں روایت آتی ہے۔ جو مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھیں

"نبی کریم ﷺ نے اسکے بارے میں پوچھا : صحابہؓ نے کہا، وہ مر گئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا : تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی ؟ گویا کہ انہوں نے اسکے معاملہ کو معمولی سمجھا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا : مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ صحابہؓ نے آپ ﷺ کی راہنمائی کی، آپؐ نے اسکی قبر پر نماز جنازہ پڑھی"

(البخاری مع الفتح : ۱/ ۵۵۲ - ۳/ ۳۰۵)(مسلم مع النووی : ۷/ ۲۶)

ذرا غور فرمائیں........ نبی کریم ﷺ کو تو اپنی زندگی میں اپنے شہر کے اندر مرنے والی کے بارے میں علم نہ ہو سکا۔ پوچھنے پر صحابہ کرامؓ نے بتایا پھر آپ ﷺ نے اسکی قبر کے بارے میں پوچھا صحابہ کرامؓ نے راہنمائی کی اور آپؐ نے اسکی قبر پر نماز جنازہ پڑھی اس حدیث سے آپ ﷺ کے علم غیب کی نفی ہوتی ہے۔ ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں۔ کئی صحابہؓ کی وفات کا آپؐ کو علم نہ ہو سکا، علم ہونے پر آپ نے انکی قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ تو پیر صاحب کی روح کو نماز جنازہ پڑھنے والے مریدوں کی وفات کا علم کیسے ہو جائے گا

؎ خوفِ خدائے پاک دلوں سے نکل گئی آنکھوں سے شرم سرورِ کون و مکاں گئی

بقیہ : سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اسلام ان سے متعلق دو واقعات بیان کرتی ہے، اور میرے علم میں حضورؐ کے تمام صحابہ کرامؓ میں سے صرف سیدنا عمر فاروقؓ کو عیسائیوں نے دو مواقع پر اپنی کتاب میں مرقوم نشانیوں کی مدد سے پہچانا۔ ایک اس وقت جب عیسائی راہب نے آپؓ سے اپنی ذمین کا مالیہ

اسلام ان سے متعلق دو واقعات بیان کرتی ہے، اور میرے علم میں حضورؐ کے تمام صحابہ کرامؓ میں سے صرف سیدنا عمر فاروقؓ کو عیسائیوں نے دو مواقع پر اپنی کتاب میں مرقوم نشانیوں کی مدد سے پہچانا۔ ایک اس وقت جب عیسائی راہب نے آپؓ سے اپنی زمین کا مالیہ
معاف کرایا، جبکہ حضورِ اقدسؐ کی بعثت بھی نہ ہوئی اور دوسرے اس وقت جب بیت المقدس کی جنگ نے طول کھینچا اور عیسائیوں نے جنگ بندی کی پیش کش کر کے مسلمانوں سے اپنے امیر کو بلانے کے لئے کہا تھا۔ اور غرض یہ بتائی تھی کہ ان کے پادری امیر المومنین کو دیکھیں گے، اور اگر انجیل میں بیان کی گئی نشانیوں پر وہ پورا اترے تو بغیر لڑے شہر ان کے حوالے کر دیں گے۔ جب عمرؓ تشریف لائے تو لاٹ پادری نے اعلان کر دیا کہ یہ وہی شخصیت ہیں، جن کے ہاتھوں بیت المقدس کا تسخیر ہونا انجیل میں لکھا ہے۔ یہ وہی تاریخی سفر تھا۔ جس میں آپؓ اپنے غلام کے ساتھ باری مقرر کر کے اونٹ پر سوار ہوئے تھے۔

دُرۂ فاروقی کی دھاک کا یہ عالم تھا کہ ایک بار رومۃ الکبریٰ سے ایک شاہی وفد مدینہ میں صرف اس معائنہ کی غرض سے آیا کہ اس عمرؓ کا تزک و احتشام کیسا ہے؟ مگر اس وفد کی حیرت کی انتہا اس وقت دیدنی تھی۔ جب انھیں اپنا دُرہ سرہانے رکھے سایہ نخل میں سویا ہوا پایا۔ یہی وہ عمرؓ تھے۔ جن سے قیصر و کسریٰ اپنے سونے کے تختوں پر لرزہ بر اندام رہتے تھے۔ مورخین کی رائے ہے کہ اگر اسلام کو عمرؓ جیسا ایک اور خلیفہ نصیب ہو جاتا تو روئے زمین پر اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین نہ ہوتا مگر تاریخ "اگر اور لیکن" کے استعمال سے بہت سی داستانیں ادھوری چھوڑ دیتی ہے۔ میں نے اس تحریر میں واقعات کی طرف صرف اشارے کیے ہیں۔ دلدادگانِ فاروقؓ اگر تفصیلات چاہیں تو تاریخ اسلام، تفسیر و حدیث میں مناقبِ فاروقیؓ کے یہ بیان مفصل طور پر موجود ہیں۔